دار الافتاء جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میرا نام محمد مبین ہے، والد کا نام عنایت اللہ ہے، ہم چار بھائی اور تین بہنیں ہیں، دو بہنوں کا انتقال والد صاحب کی زندگی میں ہو گیا تھا، والد صاحب مرحوم نے ترکہ میں ایک مکان چھوڑا، جو اسی (۸۰) گز پلس ٹو بنا ہوا ہے، اس میں میرے تین بھائی، محمد نعیم، محمد مقیم، محمد شفیع رہتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے بیٹوں کا، اور جو بہنیں انتقال کر گئیں ہیں ان کی اولادوں کا اس میں مکان میں حصہ ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد مبین، شاہ فیصل کالونی کراچی

رابطہ نمبر: ۰۳۴۶-۳۲۹۹۰۷۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ متروکہ جائیداد میں حقدار بننے کے لیے مورث (جس کی میراث تقسیم کی جارہی ہے) کی وفات کے وقت وارث کا حیات ہونا ضروری ہے، لہٰذا اگر کوئی اپنے مورث سے پہلے انتقال کر گیا تو وہ شرعاً وارث نہیں بنے گا۔

صورتِ مسؤلہ میں آپ کی جن دو بہنوں کا انتقال والد کی حیات میں ہو گیا تھا، ان کا یا ان کی اولاد کا والد مرحوم کی میراث میں حصہ نہیں ہوگا، آپ کے انتقال کے بعد آپ کی اولاد کا اس مکان میں حصہ ہوگا۔

لما في البحر الرائق:

"هذا فصل اختلف المشايخ فيه، قال مشايخ العراق: الإرث يثبت في آخر جزء من أجزاء حياة المورث وقال مشايخ بلخ: الإرث =

جاری ہے۔۔۔

=يثبت بعد موت المورث"

(كتاب الفرائض:٩/ ٣٦٤، ط:مكتبة رشيدية، كوئتة)

وفي الدر المختار:

"وهل إرث الحي من الحي؟ أم من الميت؟ المعتمد الثاني"

(كتاب الفرائض:١٢/ ٥٤٦، ط:دار المعرفة، بيروت، لبنان)

وفي التنوير مع الدر:

"ويحجبون حجب الحرمان بحال أخرى وهم غير هؤلاء الستة سواء كانوا عصبات أو ذوي فروض، وهو مبني على أصلين أحدهما (أنه يحجب الأقرب ممن سواهم الأبعد) لما مر أنه يقدم الأقرب فالأقرب اتحدا في السبب أم لا"(كتاب الفرائض:١٠/ ٥٦٠، ط:دار المعرفة، بيروت، لبنان)فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: عثمان غني عفي عنه

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

٢٩/ ٠١/ ١٤٤٣هـ٠٧/ ٠٩/ ٢٠٢٠م

الجواب صحيح

٣٠/ ١/ ١٤٤٣ھ

الجواب صحيح

٣٠/ ١/ ١٤٤٣ھ